حامل ہیں توان پر بھی مفصل نوٹ لکھے. کتاب کے آخر میں ماخذ کی فہرست ہے۔ اتنی ضخیم کتاب میں ناموں اور بیانات میں غلطیوں کا ہونا مستبعد نہیں ہے، چنانچہ اس میں بھی ہیں۔ مثلاً باب الالف کے پہلے صفحے پر ہی دوسرے پیراگراف کی سطر ۲ میں بجائے یسا یح بن النعمان کے سابح بن النعمان - پیراگراف ۳ سطر اول میں سندی بن بجا کے بجائے سندی بن الحسن ہونا چاہیے۔ اسی طرح صفحہ ۴۵ پر احمد بن السندی کے تذکرہ میں یہ عبارت لکھی ہے "وذکرہ انہ سمع بالبصرۃ" یہاں لفظ سمع کے بعد عنہ ہونا چاہیے۔ (خطیب بغدادی ج ۴ ص ۱۸۷) علاوہ ازیں مشہور امام لغت الحسن بن محمد الصغانی جیسے مشاہیر کے تذکرہ میں مزید تحقیق و تفتیش کی بڑی گنجائش تھی تاہم لائق مصنف قابلِ مبارکباد ہیں کہ عربی زبان میں یہ تذکرہ مرتب کر کے انھوں نے ایک اہم علمی خدمت انجام دی ہے۔ ہندوستان میں اسلام کی تاریخ اور ابتدائی اور متوسط قرون اسلام میں عرب و ہند کے تعلقاتِ باہمی کا مطالعہ کرنے والوں کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے۔

تحفۃ الطاہرین از:۔ شیخ محمد اعظم تتوی۔ تقطیع متوسط ضخامت ۱۸۸ صفحات ٹائپ خوبصورت اور روشن قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ۔ پتہ :۔ سندی ادبی بورڈ۔ سندھ اسمبلی بلڈنگ بندر روڈ کراچی۔

سندی ادبی بورڈ جو اکابرِ سندھ کی علمی یادگاروں کی حفاظت اور ان کی اشاعت کے لئے قائم ہوا ہے۔ بڑی خوش اسلوبی اور استقلال وہمت سے کام کر رہا ہے۔ یہ کتاب بھی اسی کے سلسلۂ مطبوعات کی کڑی ہے۔ سندھ کے ایک مشہور فاضل شیخ محمد اعظم بن محمد شفیع نے یہ کتاب ان اولیاء و صوفیاء کرام کے حالات میں بزبان فارسی لکھی تھی جن کے مزارات کوہ مکلی یا شہر ٹھٹھ کے مختلف محلوں میں ہیں۔ مصنف نے یہ کتاب سنہ ۱۱۹۴ھ میں لکھی تھی اس لئے اس وقت تک جتنے بزرگ تھے ان سب کے حالات اس میں آگئے ہیں۔ زبان بڑی شستہ اور شگفتہ ہے۔ جناب بدر عالم صاحب درانی نے اس کو اڈٹ کیا ہے۔ شروع میں موصوف